4th Sep
International Hijab Day
عالمی یومِ حجاب

تہذیب ہے حجاب

Hijab: Beyond Attires & Forms!

ویمن اینڈ فیملی کمیشن

حلقہ خواتین جماعت اسلامی پاکستان

حجاب محض سر پر رکھے جانے والے ڈیڑھ گز کپڑے کا نام نہیں بلکہ حیا اور حجاب ایک نظریے اور تہذیب کے مظہر ہیں۔ اسلامی تہذیب، اُمت مسلمہ کی تہذیب، ایسی اُمت جو ایک نظریے پر کھڑی کی گئی، اسے دنیا کی دوسری اقوام کے لیے رول ماڈل بنایا گیا۔اس اُمت کو ساری دنیا کے سامنے حق کی گواہی دینی ہے اور اپنے عمل سے اللہ کے دین کی حقانیت ثابت کرنی ہے۔اس کے حاملین کو روشنی کے مینار بننا ہے۔دین اسلام کی انفرادیت یہ ہے کہ اس کا نظام خواہشات نفس پر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں نظام حیات کے اصول وضوابط اس ہستی نے بنائے ہیں جو ساری کائنات کی مالک ہے۔یہ نظام عدل ہے، اس نظام عدل کو اللہ کے رسول ﷺ نے مکمل طور پر نافذ کر کے دکھایا۔مدینہ طیبہ کی صورت میں ایک ایسا پُر امن فلاحی معاشرہ قائم کیا جو رہتی دنیا تک ایک مثال رہے گا۔

حجاب محض سر پر رکھے جانے والے ڈیڑھ گز کپڑے کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام کے نظام معاشرت میں حیا اور حجاب ایک مجموعہ احکام کا نام ہے۔جس میں مرد و زن کے لیے نگاہیں نیچی رکھنے کے حکم سے لے کر، گھر کے اندر اور گھر سے باہر ستر اور پردے کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ معاشرتی زندگی کے متعلق احکام بھی شامل ہیں۔یہ اسلام کے نظام عفت وعصمت کا نام ہے جو معاشرے کو پاکیزگی بخشتا ہے، عورت کو توقیر عطا کرتا ہے، خاندانوں کو محفوظ و مستحکم کرتا ہے اور باہمی اعتماد کی بحالی کے ذریعے محبتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔اسلام معاشرے کی پاکیزگی اور خاندان کے تحفظ کے لیے انسان کے باطن کی اصلاح کرتا ہے۔کچھ پابندیاں عائد کرتا ہے تاکہ انسانی زندگی کا حسن برقرار رہے اور نظام معاشرت انتشار و بے سکونی سے پاک رہے۔یہی قوانین اصل میں "احکام حجاب" ہیں۔

حجاب کے لغوی معنی دو چیزوں کے درمیان کسی ایسی حائل ہونے والی چیز کے ہیں جس کی وجہ سے دونوں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔اسلامی دنیا میں یہ لفظ اس وقت معروف ہوا جب رب کائنات نے اپنے بندوں میں سے سب سے نیک اور پاکیزہ بندوں کو یہ حکم دیا:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ۚ

نبی ﷺ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 53)

اس آیت کو آیت حجاب کہتے ہیں۔یہ حجاب کے بارے پہلا حکم تھا اور یہ حکم مردوں کو دیا گیا تھا۔یہ اختلاط سے بچنے کا حکم بھی ہے اور عورت کی توقیر و تحفظ کے معنی بھی رکھتا ہے۔دوسری جانب خواتین کو حکم دیتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

اے نبی ﷺ، اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔(سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 59)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہل بیت کی پاک باز خواتین کے ساتھ ساتھ مومن عورتوں سے یہ کہتا ہے کہ گھر سے باہر جاؤ تو چادر اس طرح اوڑھو کہ اوپر سے لٹک جائے اور چہرہ بھی ڈھک جائے اور ایسا کیوں کریں؟ تاکہ پہچان لی جائیں کہ شریف عورتیں ہیں اور ستائی نہ جائیں۔یہ چادر عورت کو وقار و عظمت عطا کرتی ہے، یہ عورت کی شخصیت کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔یہ قانون کسی مولوی یا فقیہ کا وضع کردہ نہیں ہے، یہ ہمارے رب کا حکم ہے اور اس میں پاکیزگی اور خیر ہے، برکات ہیں اور معاشرتی استحکام ہے۔پردے کے اس حکم پر خود نبی کریم ﷺ کے زمانے

سے عمل کیا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس کے سامنے خواتین نے گھر سے باہر نکلتے ہوئے اس کو اپنے لباس کا جزو بنایا حتیٰ کہ حج کے دوران حالت احرام میں بھی حضرت عائشہؓ کے فرمان کے مطابق جب مرد سامنے آتے تو ہم اپنے چہرے ڈھانپ لیتیں۔ اصل حکم یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے ہوئے نہ صرف اپنی سج دھج کو چھپایا جائے بلکہ بڑی چادر، گاؤن، اسکارف وغیرہ کے ذریعے چہرہ بھی چھپایا جائے (کچھ علماء چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت دیتے ہیں لیکن جسم کو مکمل طور پر چادر یا گاؤن سے ڈھکنے پر کسی کا اختلاف نہیں)۔

حجاب کی تہذیب مسلمانوں کے عقائد کی آئینہ دار ہے۔ یہ مسلمان مرد کا شعار ہے اور مسلمان عورت کی پہچان۔ ایک مومنہ اپنے پاکیزہ جسم کو شر پسند نگاہوں سے بچاتی ہے۔ شرم و حیا کے قلعے میں اس کی حفاظت کرتی ہے۔ ایک شریف اور طاہرہ عورت جانتی ہے کہ پردہ، تقویٰ اور اسلام کا شعار ہے۔ یہ حجاب ایک ''صدف'' ہے جو پاکیزہ عورت کو ایک موتی کی طرح اپنے اندر چھپا کر اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خاندانی زندگی پاکیزہ اور مستحکم ہوتی ہے، کیونکہ ایک باحجاب عورت کے شوہر کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بیوی کا سارا حسن اور سارے محاسن، صرف اور صرف اسی کے لیے ہیں۔ وہ اپنے گھر کی راعی ہے۔ وہ اپنے فرائض سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کی گود میں پلنے والی نسلیں بھی شعائر اللہ اور اسلامی اقدار کی محافظ ہیں۔ پاکیزہ گودوں میں پروان چڑھنے والی نسلیں بھی یقیناً پاکیزہ ہوتی ہیں، جوان گھروں کو تشکیل دیتی ہیں جہاں کسی کی عزت غیر محفوظ نہیں ہوتی۔ محرم رشتے تقدس رکھتے ہیں۔ حیا ان کے گھروں کا شعار ہوتا ہے اور خدا خوفی و خدا ترسی ان کی پہچان۔

حقیقت یہ ہے کہ تقدیس نسواں کا اصل محافظ مرد ہی ہے۔ مرد اگر باحیا ہو جائیں اور اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو جائیں تو معاشرے سے بہت سی بُرائیوں کا خاتمہ ہو جائے۔ مرد اس بات پر بھی مامور ہیں کہ وہ عورتوں کو تہذیب، اخلاق، دین، دنیا اور آخرت کی باتیں سکھائیں۔

حیا اور حجاب جس معاشرے کا عمومی کلچر بن جائیں وہاں گویا اسلامی تہذیب کے اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ حیا ایمان کا بنیادی جوہر ہے۔ جس معاشرے کی بنیادیں حیا اور تقویٰ پر استوار ہوتی ہیں وہ معاشرہ بہترین اقدار کا مظہر بن جاتا ہے۔ مردوں کی نگاہیں نیچی رہتی ہیں، عورت کا احترام اور وقار بڑھ جاتا ہے، معاشرے کے کمزور افراد پر تشدد کی شرح انتہائی کم ہو جاتی ہے، چھوٹوں سے شفقت اور بڑوں کا احترام کیا جاتا ہے، والدین اور بزرگوں کے لیے اولڈ ہاؤسز نہیں، گھروں کے دامن کشادہ ہوتے ہیں۔ عریانی اور فحاشی کی بجائے وقار اور تقدس جنم لیتے ہیں۔

ایک باحجاب تہذیب صرف گھر سے باہر نکلنے کے آداب ہی نہیں بتاتی بلکہ گھر کے اندر ستر و حیا اور لباس کے لیے ''تقویٰ'' کو معیار بناتے ہوئے نورانی احکام دیے جاتے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ؕ
وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

اے اولاد آدم، ہم نے تم پر لباس نازل کیا ہے کہ تمہارے جسم کے قابل شرم حصوں کو ڈھانکے اور تمہارے لیے جسم کی حفاظت اور زینت کا ذریعہ بھی ہو، (سورۃ الاعراف، 26)

انسان کے لیے لباس کی اخلاقی ضرورت مقدم ہے کہ وہ اپنا ستر ڈھکے اور طبعی اور آرائشی ضرورت مؤخر ہے کیونکہ لباس معاشرتی پاکیزگی کے نظام کا ایک جز ہے، اسی لیے ہمارے اللہ نے فرمایا:

''تقویٰ کا لباس بہترین لباس ہے''۔

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دین اسلام کے ضوابط بنانے میں کس قدر اعلیٰ معیار اخلاق پیش نظر رکھا ہے۔ تقویٰ، اللہ سے ڈر کر اللہ کی مرضی کا لباس پہننے کا نام ہے۔ عزت نہ مال میں ہے، نہ لباس کے اعلیٰ اور قیمتی ہونے میں بلکہ ایمان اور تقویٰ میں ہے، جو جتنا بڑھا ہوا ہے اس کے لیے اتنی ہی عزت اللہ نے رکھی ہے۔ بد نصیبی سے جدیدیت کے علمبردار ہر معاملے میں کم از کم عورت کو مرد بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ترقی کا کوئی مرحلہ ان کے ہاں طے نہیں ہوتا جب تک عورت حجاب ترک کر کے مردوں کی طرح باہر نہ نکل آئے۔ مولانا مودودیؒ لباس کے بارے لکھتے ہیں:

لباس محض ستر پوشی اور جسم کی حفاظت کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قومی نفسیات، تہذیب وتمدن، روایات اور قوم کی اجتماعی حالت کے اندر بہت گہری جڑیں رکھتا ہے۔ ہر قوم کا لباس درحقیقت ایک زبان ہے جس کے ذریعے اس کی قومیت کلام کرتی ہے اور دنیا کو اپنی اجتماعی شخصیت سے روشناس کراتی ہے''۔ ایک قوم کا دوسری قوم کے لباس وطرز معاشرت کو اختیار کرنا دراصل احساس کمتری کا نتیجہ ہے۔ اس کے معنی دراصل یہ ہیں کہ وہ خود اپنے آپ کو ذلیل و پست سمجھتی ہے، اس کے پاس کچھ نہیں جس پر وہ فخر کر سکے۔ اس کے اسلاف کوئی ایسی چیز چھوڑ کر نہیں گئے جسے وہ شرم کیے بغیر رکھ سکتی ہو۔

پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں سے ایک ہے جس کا قومی لباس اسلام کے مقرر کردہ معیار پر پورا اترتا ہے۔ ہماری روایات بہت خوبصورت لباس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتر ہونے کی رہی ہیں لیکن پچھلے چند سالوں میں لباس میں جو تغیرات آئے ہیں وہ ہوشربا ہیں۔ ہمیں شیطان کے وار سے بہت چوکنا رہنا ہوگا! خود اللہ نے ہمیں متوجہ کیا ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ط

اے بنی آدم، ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں پھر اُسی طرح فتنے میں مبتلا کر دے جس طرح اس نے تمہارے والدین کو جنت سے نکلوایا تھا اور ان کے لباس ان پر سے اتروا دیے تھے تا کہ وہ ان کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے سامنے کھولے۔ (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 27)

لباس میں ہونے والے تیز تر غیر شرعی تغیرات شیطان کے فتنوں میں سے بڑا فتنہ ہے۔ یہ فتنہ ہر دور میں اسی طرح جاری رہا، حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت خانہ کعبہ کے گرد طواف بھی برہنہ کیا جاتا تھا۔ البتہ اس وقت یہ فتنہ عروج پر ہے۔ سابقہ ادوار میں میڈیا اور برقی لہریں شیطان کو میسر نہیں تھیں۔ آج دنیا Global Village بن چکی ہے جس میں نیو ورلڈ آرڈر چل رہا ہے۔ فتنہ دجال ظاہر ہو چکا ہے جس سے اللہ کے نبی ﷺ نے پناہ مانگی تھی۔ شیطان اپنے سوار اور پیادے آجکل میڈیا کے ذریعے چڑھا لاتا ہے، جو گلیمر، چکا چوند کے ذریعے جذبات ابھارتے ہیں۔ ان جذبات وخواہشات، حسن وزینت کو اتنا بڑھا دیتا ہے کہ لباس کم سے کم ہوتا جاتا ہے، حسن وزینت نمایاں ہوتی جاتی ہے۔ اسی کو ''تبرج جاہلیہ'' کہا گیا ہے۔ آگاہ رہیں اس نے ہر دور میں اپنے باطل قوانین کو ''جدیدیت'' اور روشن خیالی قرار دیا اور اللہ کے دین اور نبیوں کے پیغام کو پرانے زمانے کی کہانیاں کہا، جبکہ خالق ومالک کے قوانین ہی معاشرتی اصلاح، خواتین وکمزور طبقات کے تحفظ اور فلاح وکامیابی کے ضامن ہیں اور تہذیب باطل کے علمبردار چاہتے ہیں کہ انسان خواہشات نفس کی پیروی میں دور نکل جائے۔ شیطان کا آلہ کار بن کر دنیا میں تشدد وفساد اور آخرت میں عذاب کا شکار ہو جائے۔ سنیں ہمارا مالک فرماتا ہے!

''اللہ چاہتا ہے کہ تم پر اُن طریقوں کو واضح کرے اور اُنہی طریقوں پر تمہیں چلائے جن کی پیروی تم سے پہلے گزرے ہوئے صلحاء کرتے تھے وہ اپنی رحمت کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، اور وہ علیم بھی ہے اور دانا بھی۔ ہاں، اللہ تو تم پر رحمت کے ساتھ توجہ کرنا چاہتا ہے

مگر جولوگ خود اپنی خواہشات نفس کی پیروی کر رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر دور نکل جاؤ''۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر 26-27)

آج ہمارے معاشرے میں عورتوں اور بچیوں پر تشدد بڑھ رہا ہے۔ محرم رشتوں کا تقدس پامال ہونے کی خبریں بھی آ رہی ہیں۔ خاندان کا ادارہ بُری طرح شکست وریخت کا شکار ہو رہا ہے۔ معاشرتی مسائل دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم اللہ کے نظام یعنی اسلام کے نظام عفت وعصمت کی طرف واپس پلٹیں۔ یہ اسلامی تہذیب ہی ہے جس میں اس بات کی ضمانت ہے کہ ایک عورت ''صنعا سے حضرموت'' تک تنہا سفر کرے گی اور اسے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ معاشرے میں بڑھتی ہوئی تشدد کی وارداتیں دراصل معاشرے کے تقویٰ سے دور ہونے کی علامات ہیں۔'' آیئے اپنے معاشروں کو قرآن وسنت کی بنیادوں پر استوار کریں۔ حیا وحجاب کو بنیادی تہذیب بنائیں''۔

اے عزیز مسلمان بہنو اور بھائیو! ایک مومن اللہ کے احکام کا پوری طرح پابند ہوتا ہے۔ وہ عمل نہ کرنے کے لیے عذرات نہیں تراشتا۔ ایسا تو منافقین اور فاسقین کرتے ہیں۔ مومن تو اس بات کو جانتا ہے کہ اللہ کے احکامات میں اس کے لیے خیر ہی خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ساری زینتیں اور پاکیزہ چیزیں اپنے بندوں کے لیے ہی بنائی ہیں۔ جیسے چاہیں اپنی صلاحیتیں استعمال کریں اور ان سے نئے نئے ڈیزائن تخلیق کریں۔ بس ایک بات کا خیال رکھیں کہ مالک نے جو اصول ضوابط مقرر کیے ہیں، ان کے پابند رہیں۔ جو حرام ہے، اس سے بچ کر رہیں۔ اللہ نے اس ضمن میں کیا حرام کیا ہے؟

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ

اِن سے کہو کہ میرے رب نے جو چیزیں حرام کی ہیں وہ تو یہ ہیں بے شرمی کے کام خواہ کھلے ہوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ اللہ کے ساتھ تم کسی کو شریک کرو۔ (سورۃ الاعراف، آیت نمبر 33)

بے شرمی حرام ہے یعنی ایسا طرز عمل جو فحش پر مبنی ہو (میڈیا سے ہو یا عملی زندگی میں)۔ ایسا فیشن جو حیا کے تقاضے پورے نہ کرتا ہو اور جو لباس ستر کو نہ ڈھکے، وہ حرام ہے۔ جب **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ لیا ہے، اقرار کر لیا ہے تو لازماً اس معبود کے احکام کی پابندی کرنی ہوگی۔ اس کے بنائے ہوئے ضابطہ اخلاق کے اندر اندر ہر فیشن کی آزادی ہے۔ یاد رکھیں ہمارا رب **رؤوف الرحیم** ہے، وہ ایسا بادشاہ نہیں جو ظالم ہو۔ اُس نے جو حدود ہمارے لیے مقرر کی ہیں ان کے اندر خیر ہے، رحمت ہے، برکتیں ہیں، آسانیاں ہیں۔ ان حدود سے باہر انتشار ہے، بدامنی ہے، بے سکونی، جھگڑے، طلاقیں اور فساد ہے۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اُس کے احکامات اور اس کے بنائے ہوئے نظام زندگی (Code of Life) پر عمل کرنے میں سراسر انسانوں کا ہی فائدہ ہے۔ جو منہ پھیرتا ہے، اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اللہ تو بڑا غنی ہے۔

دین اسلام وہ دین نہیں جو زبردستی کسی کو مسلمان بناتا ہو۔ کسی نبی کو بھی یہ اجازت نہ تھی کہ وہ لوگوں پر جبر کریں۔ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور حجاب لے اور ساتر لباس پہنے۔ البتہ یہ واضح رہے دین اسلام فرد کی آزادی کو بھی مقدم رکھتا ہے اور اجتماعیت اور معاشرے کے حقوق کا بھی ضامن ہے۔ لہٰذا ایسے تمام معاملات جن میں ایک انسان کے انفرادی افعال کا اثر اجتماعیت پر پڑتا ہو، اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود طے کر دی ہیں، جس کے اندر انسان مکمل آزاد ہے۔ (اگرچہ اس دائرے سے باہر نکلنے کی بھی آزادی ہے لیکن اس کے عمل سے اجتماعی معاشرے کو جو نقصان پہنچے گا اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا اور دنیا و آخرت میں اس کے نتائج بھگتنے ہونگے) یہ ایسی بات ہے کہ ہر فرد کو اجازت ہے کہ وہ جس کاروبار سے چاہے اپنے لیے رزق کمائے۔ لیکن اگر کوئی ''چوری'' کا پیشہ اختیار کرتا ہے تو اسلام اس کو یہ آزادی نہیں دیتا اور اس پر نہ صرف

قانوناً پابندی لگاتا ہے بلکہ ایسا کرنے والوں کو سزا بھی دیتا ہے۔ کیونکہ چوری کے افعال کی عام اجازت دے دی جائے تو معاشرے کا کوئی گھر محفوظ نہ رہے گا۔اسی طرح ایسے کام جن سے معاشرے کے''اخلاقی حقوق'' متاثر ہوتے ہیں، ایمان متاثر ہوتا ہے، اس پر مادر پدر آزادی کیسے دی جاسکتی ہے؟؟؟

لہٰذا اسلام انسان کو اس وقت تک شخصی آزادی دیتا ہے جب تک اس کی آزادی سے معاشرے کے دوسرے افراد کو نقصان نہ پہنچے۔ جہاں اس کی آزادی سے دوسروں کے انسانی، مالی، جانی حقوق یا عزت متاثر ہونے کا خطرہ ہو، وہاں اس پر اجتماعی اصول وضوابط لاگو ہو جاتے ہیں۔

کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کی جان، مال اور عزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے''۔(مسلم)

لہٰذا ایسی سوسائٹی جو اخلاق کے اچھے معیار پر قائم ہو وہ عورتوں اور مردوں کے لیے اخلاقی وتہذیبی ضابطے اور لباس کے بارے میں اصول وضوابط Dress Code مقرر کرنے کا حق رکھتی ہے تاکہ ہسپتال، اسکول اور دیگر اداروں کی طرح معاشرے کے اندر ''اخلاقی ڈسپلن'' قائم رہے۔ خاندان مضبوط اور پاکیزہ رہیں۔ یاد رکھیں جب ایک مرد اللہ تعالیٰ کے قوانین سے روگردانی کرتے ہوئے فحش میں مبتلا ہوتا ہے، محرم رشتوں کا تقدس پامال کرتا ہے، نکاح کے بغیر تعلقات اور دوستیاں گانٹھتا ہے، دوسری عورتوں کو تشدد اور ہراسمنٹ کا شکار کرتا ہے، تو گویا اس ڈسپلن کو توڑ دیتا ہے اور ظلم اور فساد کا موجب بنتا ہے۔ اسی طرح جب ایک عورت نامکمل لباس میں اور بغیر حجاب کے باہر نکلے گی تو گویا اُس نے اپنا حفاظتی حصار خود ختم کر دیا۔ ایک جانب اس بات کا پورا امکان ہے کہ کوئی بد باطن شخص اس کی عزت کو نقصان پہنچائے اور دوسری جانب عین ممکن ہے کہ وہ کسی شریف عورت کا گھر اپنی بے حیائی کی وجہ سے اُجاڑنے کا باعث بن جائے۔

اے مسلمان بہنو اور بھائیو! آیئے اپنے اللہ کے حکم پر لبیک کہیں اور حیات طیبہ کا مزہ چکھیں۔ آیئے یہ عہد کریں کہ ہم ان غافل لوگوں کے لیے ایک مثال اور نمونہ بنیں گے جو اللہ کے احکام کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر عمل کریں گے۔ ایک باحیا اور باحجاب زندگی بسر کریں گے۔ مرد بھی تقویٰ اور حیا کے سارے تقاضے پورے کریں گے۔ عورتیں بھی اپنی نسوانیت اور حسن کی حفاظت اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کریں گی۔ آیئے عہد کریں کہ اپنی اولادوں کو اللہ کی فرمانبرداری سکھائیں گے۔ ان کے اندر حیا کا جذبہ اس طرح پروان چڑھائیں گے کہ وہ معاشرے کی پاکیزگی اور استحکام کا ذریعہ بنیں۔ آئیں اپنے معاشرے کو اللہ کے عذاب سے بچائیں اور اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں۔ بیٹوں کو سکھائیں کہ عورت کی عزت اور حفاظت کیسے کرنی ہے اور بیٹیوں کو سکھائیں کہ کس طرح محفوظ رہنا ہے۔ اپنے عمل، زبان اور قلم سے دوسرے ہم وطنوں کو بھی اسلام پر عمل کی دعوت دیں گے، اور اپنی تمام صلاحیتوں کو اپنے رب کی طرف اور جنت کی طرف دعوت دینے میں کھپا دیں گے تاکہ روز محشر اپنے رب سے یوں مل سکیں کہ وہ ہم سے راضی ہو اور ہم اُس سے راضی، ان شاء اللہ عزوجل۔